تولید کے جدید طرق

ٹیسٹ ٹیوب بے بی وسروگیٹ ماں اوراس سے متعلقہ مسائل

ڈاکٹر نثار محمد

لیکچرار اسلامک سٹڈیز

خیبر میڈیکل کالج پشاور

زیرِ مطالعہ مضمون ڈاکٹر نثار محمد صاحب کا تحقیقی مقالہ ہے۔جوانہوں نے بنوں فقہی کانفرنس کے موقع پر خود ہی پیش کیا تھا۔چونکہ یہ قیمتی مضمون اب تک المباحث الاسلامیہ یادیگر کسی کتاب ورسالے کے صفحات کی زینت بننے کا موقع نہ پاسکا تھا۔اس لئے قارئین المباحث کے لئے حضرت کا یہ قیمتی مقالہ استفادۂ عام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔نیز بنوں فقہی کانفرنس کے تمام گراں قدر مضامین کواستفادۂ عام کے لئے کتابی شکل میں جلد منظرِ عام پر آنے کی بھی خوشخبری دی جاتی ہے۔(ادارہ......)

زمانہ قدیم سے انسان کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ رحم مادر میں انسان کی پیدائش کیسے ہوتی ہےاورکن مراحل سے گزر کرنطفہ ایک خوبصورت انسان کاروپ دھارلیتا ہے؟

اس قسم کے سوالات کے تسلی بخش جواب پانے کے لئے انسان کوکئی صدیوں تک انتظار کرنا پڑا۔تا کہ 17ویں صدی میں جدید علم الاجنہ (EMBRYLOGY) نے انسانی ذہن میں ابھرنے والے اکثرسوالات کے تسلی بخش جوابات دینے کی کوشش کی 17ویں صدی سے قبل انسانی پیدائش کے بارے میں مختلف قسم کے نظریات تھے۔جوتمام ترمفروضات پرمبنی تھے۔ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱)......ایک مکتبہ فکر کاخیال تھا۔کہ انسانی پیدائش حیض کے خون سے ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عورت کے حاملہ ہونے کے بعداس کی ماہواری بند ہوجاتی ہے۔(۱)۔

۲)......ایک اور مکتبہ فکر کاخیال تھا۔کہ رحم مادر میں انسان کی تخلیق صرف مرد کے منی سے ہوتی ہے۔اورمنی میں اگرمعمولی

سی کمی ہو جائے۔ تو اسی حساب سے انسان نامکمل پیدا ہوتا ہے۔

۳)......1672ء میں جب ڈی گراف(DE-GRAFF) نامی سائنس دان نے زنانہ نطفہ (بیضہ) کا پتہ چلایا۔ تو سائنس دانوں نے یہ نظریہ قائم کرلیا۔ کہ اس بیضہ میں پہلے سے بنا بنایا(PREFORMED) ایک چھوٹا سا نظر نہ آنے والا انسان موجود ہوتا ہے۔ اور رحم میں داخل ہونے کے بعد اس کی نمو(GROWTH) شروع ہو جاتی ہے۔

سائنس دانوں کے اس جماعت کو اوویسٹس (OVISTS) کہا جانے لگا۔(۲)۔

۴)......1677ء میں جب ہیم(HIMM) اور لی یون ہاک(LEEU VON HOEK) نے مادہ منویہ میں جوہر انسانی سپر میٹوزو(SPREMETOZOA) کا پتہ چلایا(۳) تو سائنس دانوں کے ایک جماعت نے کہنا شروع کردیا۔ کہ مرد کے مادہ منویہ میں پہلے سے بنا بنایا انسان موجود ہوتا ہے۔

سائنس دانوں کے اس مکتبہ فکر کو سپرمسٹس (SPERMISTS) کہا جانے لگا۔(۴)۔

1775ء تک ان مختلف الخیال سائنس دانوں میں سے کسی نے بھی انسانی تخلیق کے لئے مردانہ وزنانہ نطفوں کے اہمیت کی نشان دہی نہیں کی تھی۔ 1775ء میں سپلین زانی (SPALLAN ZANI) نے پہلی بار اس کا انکشاف کیا۔ کہ جنین(EMBRYO) کی تخلیق کے لئے مرد و عورت دونوں کے نطفوں کا ہونا ضروری ہے۔(۵)۔

لیکن ان کے برعکس جب ہم نے ان سائنسی معلومات کا قرآن حکیم اور نبی کریم کی احادیث سے موازنہ کرتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ قرآن حکیم نے نہایت صراحت کے ساتھ انسانی تخلیق کے لئے مرد و عورت دونوں کا وجود لازمی قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

" یا ایها الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی " . (۶).

ترجمہ: اے لوگوں ہم نے تمہیں مرد و عورت (دونوں سے پیدا کیا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت دوٹوک الفاظ میں انسانی تخلیق کے لئے نطفہ الرجل اور نطفہ المراۃ کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ایک یہودی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

یا یهودی ! " من کل یخلق من نطفه الرجل ومن نطفه الرءة " . (۷).

یعنی اے یہودی انسان مرد وعورت دونوں کے نطفوں سے پیدا کیا گیا ہے۔

مرد وعورت دونوں کے نطفوں میں سے کسی میں نقص ہو یا مرد وعورت کے اعضاء توالد تناسل (MALE AND FEMALE GEN!TAL ORGANS) میں کوئی خرابی ہو تو وہ جوڑا بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

طبی اصطلاح میں اس کو انفرٹلٹی (INFERTILITY) کہا جاتا ہے۔

اسلام نے ایک طرف اگر شادی کو انفرادی اعتبار سے انسان کے لئے باعث سکون قرار دیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

" ومن آیته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها وجعل بینکم مودة ورحمه " . (۸).

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے یہ کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی نفسوں میں سے جوڑا پیدا کیا تا کہ تم اس سے سکون سے رہ سکو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا جذبہ پیدا کیا۔

تو دوسری طرف اسے اجتماعی اعتبار سے نوع انسانی کی حفاظت کے لئے ایک معاشرتی فرض قرار دیا۔ تا کہ شادی کے ذریعے نوع انسانی کی حفاظت کی جاسکے۔ اور نوع انسانی کی حفاظت تبھی ممکن ہو سکتی ہے۔ جب میاں بیوی بچے پیدا کرنے کے قابل رہیں۔ اس اجتماعی معاشرتی فرض کی طرف رغبت دلاتے ہوئے نبی کریمؐ نے سینکڑوں سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔

" تزوجو الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم " . (۹).

ترجمہ: محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کیا کرو اس لئے کہ میں تمہاری وجہ سے کثیر الامم نبی ہوں گا۔

شادی کے بعد جب کوئی جوڑا بچے پیدا کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ تو معاشرے کے تمام افراد کی نظریں ان کی طرف ہو جاتی ہیں۔ ان میں اس جوڑے کے دوست واحباب بھی ہوتے ہیں اور باہر کے لوگ بھی۔ یہاں تک کہ سسرال والے بھی جب اپنی بہو کی گود کو بچے سے خالی پاتے ہیں۔ تو وہ بھی اپنے بیٹے کے لئے دوسری شادی کا سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں بانجھ پن کی تمام تر ذمہ داری لڑکی پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہی بانجھ پن (خواہ لڑکی کی طرف سے ہو یا لڑکے کی طرف سے) بعد میں کئی معاشی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کو جنم لیتی ہیں۔ ۱۹ ویں صدی میں میڈیکل سائنس نے بانجھ پن کی وجوہات کا پتہ چلایا اور ان

اسباب کی نشاندہی کی۔ جو بانجھ پن کا باعث بنتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے علاج اور ایسے طریقے بھی تجویز کئے۔ جس کی بناء پر اب ایک عقیم جوڑا بھی بچے پیدا کرنے کے قابل ہو سکا ہے۔

بانجھ پن کیوں ہوتا ہے؟

١)......مرد و عورت کے اعضاء توالد و تناسل (MALE AND FEMALE GENTIAL ORGANS) میں کوئی نقص۔ (١٠)۔

٢)......مردانہ نطفہ کے اخراج کی نالی (DUCTUS CEFERENCE) یا پیشاب کی نالی (URETHERA) کا کسی بیماری کے باعث بندش۔ (١١)۔

٣)......سرعت انزال (PRE MATUREEJACULATION) جس کی وجہ سے مادہ منویہ اپنی مطلوبہ مقام تک نہیں پہنچ پاتا۔ (١٢)۔

٤)......مردانہ نطفہ (سپرم سلز) کا غیر متحرک، کمزور یا بے کار ہونا۔ (١٣)۔

IN ACTIVE/DEFECTIVE AND NON MOTILESPERM CELLS

٥)......زنانہ نطفہ (بیضہ) کے اخراج کی نالی قنات المبیض (FALLOPIANTUBED) کا کسی بیماری کے باعث بندش (١٥) ہمارے یہاں عام طور پر ٹی بی کی وجہ سے یہ نالی متاثر ہوتی ہے)۔

٦)......زنانہ نطفہ (بیضہ) کا غیر متحرک کمزور یا بے کار ہونا ۔ (١٦)۔

٧)......بیضہ دان (OVARIES) میں کوئی خرابی۔ (١٧)۔

٨)......رحم (UTEREUS) میں مخصوص قسم کی رسولی (FIBROIDS) ۔ (١٨)۔

٩)......رحم کا نطفہ الامشاج قبول کرنے سے انکار۔ (١٩)۔

انسانی بدن کے درج بالا نقائص کی بنا پر کسی بھی جوڑے کے ہاں بچوں کا پیدا ہونا محال ہے۔ لیکن بچوں کی یہ خواہش اور معاشرتی دباؤ کو ختم کرنے یا کم کرنے کے لئے طبی ماہرین نے اس پیچیدہ مسئلے کے حل کے لئے کاوشیں شروع کیں۔ تاکہ مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کو ممکن بنایا جا سکے۔

گذشتہ تیس سالوں کی تحقیق، لیبارٹری ورک اور اربوں ڈالر خرچ کرنے کے بعد بالآخر سائنس دان مصنوعی طریقے سے بچہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کے عمل کو طبی ماہرین نے ان وٹرو فرٹیلائزیشن (IN VITRO FERTILIZATION) یعنی رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بارآوری کا نام دیا۔ اور عرف عام میں اس کو ٹسٹ ٹیوب بے بی کا نام دیا گیا ہے۔(۲۰)۔

سب سے پہلے 1970ء میں ایڈورڈ (EDWARD) سٹپٹو (STEPTOE) اور پرڈی (PURDY) نامی سائنس دانوں نے لیبارٹری میں کامیابی کے ساتھ مردانہ اور زنانہ نطفوں کو ملایا۔ لیکن اس سے بچے کی پیدائش نہ ہو سکی۔(۲۱) لہٰذا بچے کی پیدائش کو ممکن بنانے کے لئے تحقیق کے کام کو مزید تیز کیا گیا۔ اور صرف آٹھ سال بعد 25 جون 1978ء میں دنیا میں پہلی ٹسٹ ٹیوب بے بی پیدا کی گئی۔ جس کا نام لوئس براؤن (LOUSE BROWN) رکھا گیا۔

یہ بچی جان براؤن (JOHN BROWN) اس کی بیوی لیزی براؤن (LASEY BROWN) کے ہاں مصنوعی طریقے سے پیدا کی گئی۔

طب کی تاریخ میں اس عظیم کامیابی کا سہرا ڈاکٹر سٹپٹو (Dr. STEPTOE) اور رابرٹ ایڈورڈ (ROBER EDWARD) کے سر جاتا ہے۔ جنھوں نے کئے سال مسلسل تحقیق وجستجو اور لیبارٹری ورک کے بعد اس ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ (۲۲)۔

مصنوعی طریقے سے حمل پیدا کرنے کے مدارج:

EARLY STEPS FOR INVITRO FERTILIZATION

رحم مادر کے مصنوعی طریقے سے حمل کے قابل بنانے کے تین مدارج ہیں:

۱)...... مصنوعی طریقے سے پختہ بیضہ حاصل کرنا۔

۲)...... مصنوعی طریقے سے مردانہ نطفہ حاصل کرنا۔

۳)...... ان حاصل شدہ دونوں نطفوں کا مصنوعی طریقے سے رحم کے باہر ملاپ ۔ (۲۳)۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے لئے نطفہ الرجل کے حصول کے ذرائع:

۱)......شوہر کے نطفہ سے (A.I.H.S) -

۲)......رضا کار کے نطفہ سے (A.I.D.S) -

۳)......شوہر و رضا کار دونوں کے مخلوط نطفوں سے (A.I.H.D.S) -

رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بار آوری کے مختلف طریقے:

DIFFERENT TYPE OF IN VITROFERTILAZATION:

۱)......مصنوعی طریقے سے نطفہ الرجل کا رحم میں داخل کرنا:

INTER UTERINE INSEMINATION (I.U.I):

اس مصنوعی طریقہ حمل میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ نطفہ (سپرم سلز) کو انجکشن کی مدد سے رحم میں اس وقت ڈال دیا جاتا ہے۔ جب عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد اس کے نطفے (بیضہ) کے اخراج کا وقت ہوتا ہے۔ عام طور پر طہر کے پہلے ہفتے کے بعد آئندہ دو تین دنوں میں کسی بھی وقت بیضہ خارج ہوتا ہے۔ اور یوں اس بیضے کے ساتھ پہلے سے حاصل شدہ مردانہ نطفہ انجکشن کے ذریعے رحم میں داخل کر کے نطفہ الامشاج (ZYGOTE) بنا دیا جاتا ہے۔ (۲۴)۔

۲)......پردہ صفاق کے درمیان سے ہو کر براہ راست نطفہ الرجل کا داخل کرنا:

DIRECT INTRA PERITONEAL INSEMINATION (D.I.P.I):

اس مصنوعی طریقہ میں عورت کی شرمگاہ کے انتہائی آخری حصہ (POSTERIOR FORNIX OF VAGINA) میں انجکشن کے ذریعے پہلے سے حاصل شدہ نطفہ الرجل کو پیٹ کے زیرین حصہ (PELVIC CACITY) میں ڈال دیا جاتا ہے جہاں سے وہ خود رحم کے باہر ہی سے قنات المبیض میں داخل ہو کر وہاں پہلے سے موجود بیضہ سے ملکر نطفہ الامشاج (ZYGOTE) بنا دیتا ہے۔ اور پھر نیچے رحم میں اتر کر عمل تخلیق (REPRODUCTION) شروع کر دیتا ہے۔ (۲۵)۔

۳)......مردانہ وزنانہ نطفوں کا قنات المبیض میں داخل کرنا:

GAMETE INTRA FALLOPIAN TRANSFER (GIFT):

اس مصنوعی طریقے میں ایک آلہ جس کو لیپروسکوپ (LAPARO SOPE) کہتے ہیں کی مدد سے پہلے سے حاصل شدہ مردانہ وزنانہ نطفوں کو ناف کے نیچے پیٹ میں چھوٹا سا سوراخ کر کے قنات المبیض میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور وہاں یہ دونوں نطفے آپس میں ملکر مخلوط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جس سے بعد میں تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ (۲۶)۔

۴) بارآور بیضہ کا قنات المبیض میں داخل کرنا:

ZYGOTE INTER FALLOPIANT ARNSFER (ZIFT):

اس طریقے میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ وزنانہ نطفوں کو رحم کے باہر ملا دیا جاتا ہے۔ مردانہ نطفہ سے جب بیضہ بارآور ہو جاتا ہے۔ تو پھر لیپروسکوپ کی مدد سے اس بارآور بیضے کی قنات المبیض میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (۲۷)۔

۵) رحم کے باہر شیشے سے بنے ہوئے پلیٹ میں مصنوعی طریقے سے نطفہ الامشاج بنانا:۔

IN VITORFERTILIZATION (IVF):

اس طریقے میں نطفہ المراۃ (بیضہ) پہلے سے حاصل کر کے اس کو شیشے کے ایک مخصوص پلیٹ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر مصنوعی طریقے سے حاصل شدہ مادہ منویہ میں سے تقریباً ایک لاکھ تخلیقی خلیے (SPERMA CELLLS) اس بیضے کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ لاکھوں مردانہ تخلیقی خلیوں میں سے صرف ایک خلیہ بیضہ کو بارآور بنا دیتا ہے۔ ایک رات گذرنے کے بعد یہ (ZYGOTE) دو خلیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اڑتالیس گھنٹے کے بعد یہ بارآور بیضہ چار خلیوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسکو طبی اصطلاح میں (Cleavage) کہا جاتا ہے۔ (۲۸) اس کے بعد اس کو انجکشن کی مدد سے فرج کے راستے رحم میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جہاں یہ خود بخود رحم کے ساتھ چپک کر حلقہ کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔ (۲۹)۔

سائنسی ایجادات وانکشافات کی بدولت جہاں انسان کو بے شمار سہولتیں ملیں۔ جہاں اس کے بہت سارے مسائل و مشکلات حل کیے۔ ماہرین عمرانیات، قانون دانوں اور مذہبی رہنماؤں کے تمام اصولوں اور اخلاقی پابندیوں کو تہس نہس

کر کے رکھ دیا ہے۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی ان چند سائنسی ایجادات میں سے ایک ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سارے معاشی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل نے جنم لیا۔(۳۱)۔

ابتداء میں سائنس دانوں نے ٹسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کے لئے صرف اپنے شوہر کے نطفہ کو استعمال کرنا شروع کیا لیکن جلد ہی نہ صرف غیر مردوں کے نطفوں کا استعمال شروع ہوا۔ بلکہ مردوں کے نطفے کی خرید وفروخت کا مذموم کاروبار بھی شروع ہوا۔اوران نطفہ دینے والوں کو (DONOR) یعنی رضا کار کے نام سے موسوم کردیا گیااوراس کے لئے یہ عجیب منطق پیش کیا جانے لگا کہ کسی دوسرے کے بچے کو گود لینے سے بہتر یہ ہے کہ ایک ایسے بچے کو جنم دیا جائے۔جس میں کم از کم نصف نطفہ تو اپنا ہوتا ہے۔(۳۲)۔

اسی طرح بیوی کے بیضہ دان کے بے کار ہونے کی صورت میں پرائی عورت کا بیضہ لیکر اپنی بیوی کے رحم میں بارآور کیا جانے لگا۔اور یوں اس معاشرے کے برائے نام شرفاء کے ہاں حرامی بچے پیدا کیے جانے لگے۔

مغرب کے سرمایہ دارانہ ذہن نے ہر اس کام کو جائز قرار دیا جس میں کسی نہ کسی شکل میں دولت سمیٹنے کے اسباب ہوں۔یہی وجہ ہے کہ مغرب کے مادر پدر آزاد معاشرے نے رحم مادر کو بھی نہیں بخشا۔اوراسے بھی کمائی کا ایک ذریعہ بنا دیا۔گذشتہ چند سالوں سے مغرب میں تاجیر الرحم۔(رحم کرائے پر دینا) کا گھناؤنا کاروبار شروع ہو چکا ہے۔ہوتا یوں ہے کہ جب کوئی شادی شدہ جوڑا نارمل طریقے سے بچہ پیدا کرنا نہیں چاہتا یا کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو۔تو وہ جوڑا اپنے نطفوں کے لئے کسی پرائی عورت کی رحم کو کرائے پر حاصل کر لیتا ہے۔

امریکہ میں رحم کرائے پر حاصل کرنے کے باقاعدہ ڈیلرز ہوتے ہیں۔جو 15 ہزار امریکی ڈالرز کے بدلے 9 ماہ کے لئے خواتین کے رحم کرائے پر دیتے ہیں۔لیکن اگر ڈیلر کے واسطے کے بغیر براہ راست کسی خاتون کا رحم کرائے پر حاصل کیا جائے تو پھر اسے 10 ہزار ڈالر ادا کئے جاتے ہیں۔(۳۳)۔

جب سائنس اور ٹیکنالوجی کو اخلاقی اقدار سے الگ کر لیا گیا اور جماعت کے بجائے فرد کو اہمیت دی جانے لگی تو سائنس نے ترقی تو کی۔لیکن یہ ترقی فیضان سماوی سے محروم رہی۔اور فیضان سماوی سے محروم ہونے کی بناء پر یہ ترقی بنی نوع انسان کی مجموعی بھلائی کے کام نہ آئی۔(۳۴) لیکن اس کے باوجود کہ ان اندھوں کو ان قباحتوں اور ہولناکیوں میں بھی اپنا معاشرہ تہذیب یافتہ نظر آتا ہے۔

معزز ارباب علم ودانش!

تاجیر الرحم کی صورت میں بننے والی حاملہ کو سروگیٹ ماں (SURROGATE MOTHER) کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ جس کے لئے عربی میں الام البدیلہ کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔(۳۵)۔

تاجیر الرحم کا پیشہ اتنی خطرناک شکل اختیار کر چکا ہے۔ کہ اٹلی میں ایک عورت نے اپنے پہلے شوہر سے ہونے والی بیٹی کے رحم میں اپنا اور اپنے دوسرے شوہر کا نطفہ مصنوعی طریقے سے ڈال کر اسے حاملہ بنا دیا۔ اور یوں ایک بیٹی کے رحم میں ایک ایسا لڑکا پیدا کیا گیا جو نسب کے اعتبار سے تو اس کا بھائی تھا لیکن وضع حمل اور رحم کی مناسبت سے بیٹا بنا(۳۶) اور یوں اخلاقیات کے تمام اصولوں کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔

محترم اصحاب علم وفضل!

ٹیسٹ ٹیوب بے بی۔ تاجیر الرحم اور الام البدیلہ (سروگیٹ ماں) نے اسلامی معاشرے میں بہت سارے نئے فقہی مسائل کو جنم لیا ہے۔

اور بنوں فقہی کانفرنس میں شریک علماء کرام سے بجا طور پر یہ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ سر جوڑ کر ان نئے مسائل کے لئے قرآن وسنت کے لئے قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے جامع حل نکالنے کی کوشش کریں گے جنکی بدولت امت مرحومہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں مدد ملے گی۔

حضرات گرامی!

اب میں آپ کی خدمت میں چند سوالات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تا کہ آپ حضرات کوئی حتمی رائے دینے سے قبل اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھیں۔

سوالات:

۱) کیا انتہائی مجبوری کی حالت میں ایک جوڑے کو اپنے ہی نطفوں سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ (یاد رہے کہ شیخ الازہر نے میاں بیوی ہی کے نطفوں سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔(۳۶)

۲) کیا شوہر کے علاوہ رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والے بچے پر ولد الزنا کا اطلاق ہو سکتا ہے؟

۳) اگر یہ بچہ ولد الزنا ہے تو حد کس پر جاری کیا جائے گا؟

۴) کیا رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے ولا بچہ پرورش، نطفہ اور وراثت میں حقیقی اولاد کی طرح ہوگا یا نہیں؟ (یاد رہے۔ کہ برطانوی قانون کے تحت رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ حق وراثت سے محروم قرار دیا گیا ہے؟ (۳۷)

۵) کیا شرعاً تاجیر الرحم جائز ہے؟ اگر نا جائز ہے تو کیا ایسی عورت پر حد جاری کی جاسکے گی یا نہیں؟

۶) کیا ایک شادی شدہ عورت شوہر کے اجازت کے بغیر اپنے رحم کی بکنگ کرسکتی ہے؟

۷) اگر شوہر اپنی بیوی کو تاجیر الرحم کی اجازت دے تو اس صورت میں پیدا ہونے والے بچے کا اس عورت کے حقیقی بچوں سے رشتہ کیا ہوگا؟

۸) ایک کثیر العیال عورت کا کوئی ذریعہ روزگار نہیں اور اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے بدکاری کرتی ہے۔ کیا بدکاری سے بچنے کے لئے اپنا رحم کرائے پر دے سکتی ہے؟

۹) کیا ایک شوہر اپنی دو بیویوں میں سے ایک کا بیضہ لے کر دوسری بیوی کے رحم میں ڈال سکتا ہے؟

۱۰) کیا شرعاً نطفوں (مردانہ وزنانہ) کی خرید وفروخت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اگر نہیں تو؟

۱۱) نطفوں کی خرید وفروخت کرنے والوں کے لئے تعزیر کیا ہوگی؟

۱۲) کیا ایک عورت اپنے رحم میں بیک وقت دو بچے پیدا کرنے کے لئے اپنے نطفہ الامشاج کے علاوہ غیروں کا نطفہ الامشاج داخل کرسکتی ہے اور ان دونوں بچوں کا آپس میں رشتہ کیا ہوگا؟

حوالہ جات:

1. AN INTRODUCTION TO EMBRYOLOGYP:7
2. FOUNDATION OF EMBRYOLOGY PP:S-7
3. THE DEVELOPING HUMAN P:9
4. FOUNDATION OF EMBRYOLOGY PP:S-7
5. FOUNDATION OF EMBRYOLOGY PP:S-7

6. 13:49

7. 465:1

8. 21:30

9. CLINCAL EMBRYOLOGY P:9

11. (1)GYNAECOLOGY ILLUSTRATED PP:466.468.

(!!)JOURNAL OF AMERICAN ASSOCIATION FOR THE ADVANCEMENT OF SCIENCE ,1962 ,P:147.

12. YEAR BOOK OF OBSTETRICS AND GUNAECOLOGY 1977,P:351

13. (!!),(!).

14 1)TEXT BOOK OF OBSTETRICS AND GYNECOLOGY PP:21.29

15.

16. 462;(1)2

17. SCIENCE, JOURNAL (SCI,J)LONDON 6:37,1970

18. 458:(1)2

19. (1)14

20. GUNAECOLOGY BY TEN TEACHERS P:234

21.

22. (1)530.527 (2)48.46:1410

23. 20

24. 20(1)14

25. i)PRINCIPLES OF GYNAECOLOGY PP:604. 606

ii)20

26. (1)14 (2)20

27. (1)10

(2)IN VITRO FERTILIZATION/EMBRYOTRANSFER IN THE UNITED STATES IN 1985, FERTILE STERILE(Jr)1988,49:212

(2)TO BE OR NOT TO BE?THAT IS CONCEPTION! MANAGING IN VITRO RTILIZATION PROGRAMS,1990.

30. 41.40

31. 22

32. 25 12

33. 22 30

34. 1995 28

35. MEDICAL DICIONARY (ENGLISH TO ARABIC|)UNDETR THE HEADING SURROGATE

(2)LETS BE HONEST WITH ONE AN OTHER, THE IN VITRO

FERTILIZATION PREGANANCY RATE. FERTILE

STERE(Jr)1985:43:511-3

36. 22

37. 606: 25

BIBLIOGRAPHY

11. American journal of obstet and gynecol vol: 166 No. I Part I January 1992.

12. Nustin C.R, The egg and fertilization, Sel, J (London) 6: 37, 1970.

13. Behrman S.J (etc) Progress in infertility 3rd edition 1998, Bostan.

14. Bradley M. Pattan, Foundation of embryology, M.C. Graw Hill Book Co London 1964.

15. B.I. Bailansky, An Introducal to Embryology, Hott. saundors Newyork, 1981.

16. Bishop, D - Sperm motility, physical Rev 42: 1, 1962.

17. Derek, L Jones, Fundamentals of obstetrics and Gynaecology vol 2, (5th edition 1990). English Language book society London.

18. Dew Hursts, Text book of obstetrics and gynaecology 5th edition

1995,Marston book services Ltd oxford.

19. Gavan (etc) Gynaecology illustrated (4th edition) Churchill Living stone.

20. H.M. Carey, clinical uses of female sex steroids, Buttor worth sydney, 1978.

21. Insler V and Lunenfeld B.
INFERTILITY : Male and Female.
Churechill Living stone New Yourk, 1986.

22. Jeffcoate, Principles of Gynaecology (4th edition)
Butter worth sydney.

23. Jeoffrey V.P, chamber Lain
Gynaecology By ten teachers.
(16th edition 1995) ELBS. The bath Avon.

24. Keith. L.Moore, The Developing Human.
W.B. Saundors Co. London, 1983.

25. Medical Research International, the American Fertility society special interest group, IVF.
Embryo transfer in the U.S.A, 1985,1986,1987,1988.

26. Pitkin, 1977 year Book of obstetrics and Gynaecology, year book

Medical Publishers INC Lonodon.

27. Proceeding of the 4th, world congress of IVF and Alternate Assisted Reproduclion, jerusatem, 1989.

28. Ricard. S. Snell, Clinical Embrhyology (3rd edition 1983) Lille Brown Co. Bostan.

29. Soules MR. The In VITRO FERTILIZATION PREGNANCY RATE, Let us be honest with one and other, Fertile sterile 1985:43:511-3.

30. Spermatozoon Motility Publicaiton No:72 (J.A.A.A.S) Washington D.C. 1962.

31. Wood C & Trounson, A (1989) (eds) clinical in vitro fertilization (2nd edition) London.

32. (World Health Organization (1987) WHO Laboratory Manual for the examination of Human semen, Cambridge University Press.

.....☆☆☆☆☆.....